القران تدبر و عمل

3 جون 2018

سورة المزمل

◈ الوقفات التدبرية

1.يٰۤاَیُّهَا الۡمُزَّمِّلُ ۙ﴿۱﴾

اس نام کے ساتھ مخاطب کرنے کے دو فائدے ہیں.

▪اس میں نرمی اور لطف کا انداز ہے. عرب جب کسی کو نرمی کے ساتھ پکارنے اور ناراضگی چھوڑنے کا ارادہ کرتے تو وہ اس کا نام اس کی حالت سے اخذ کرتے جس پر وہ موجود ہوتاہے.

▪یہ ساری رات چادر اوڑھ کر سونے والوں کے لیے تنبیہ ہے تاکہ وہ قیام الیل اور اللہ تعالی کے ذکر کے لیے اٹھ جائیں.

▫قرآن مجید میں دیگر انبیاء کا نام لے کر خطاب کیا لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام اور تعظیم کی بناء پر نام سے مخاطب نہیں کیا گیاہے.

2.نِّصۡفَهٗۤ اَوِ انۡقُصۡ مِنۡهُ قَلِیۡلًا ۙ﴿۳﴾اَوۡ زِدۡ عَلَیۡهِ

نصف سے کم کرنے کو قَلِیۡلًا کے ساتھ مقید کیا گیا ہے لیکن زیادہ کو مطلق قرار دیا گیا اور اسے قلت کے ساتھ مقید نہیں کیا گیا کیونکہ کثرت مستحسن ہے .اگر نصف کو مقید نہ کیا جاتا تو احتمال تھا کہ بہت زیادہ کم کردیا جاتا.

3.ِ وَ رَتِّلِ الۡقُرۡاٰنَ تَرۡتِیۡلًا ؕ﴿۴﴾

تَرۡتِیۡلًا کا مطلب ہے ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا, مدکے ساتھ, حرکات کو نمایاں کرکے اور حروف کو واضح کرکے پڑھنا.

اس طرح پڑھنا قرآن کے معنی پر غور وفکر کرنے میں مددگار ہے. بر خلاف تیز پڑھنے والے کے جو وہ کہتا ہے اسے سمجھتا نہیں.

آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایک حرف واضح کرکے قرآت کرتے.

آپ رحمت والی آیت پر سوال کیے بغیر نہیں گزرتے, عذاب کی آیت پر رکتے اور پناہ مانگتے.

4.اِنَّ نَاشِئَةَ الَّیۡلِ هِیَ اَشَدُّ وَطۡاً وَّ اَقۡوَمُ قِیۡلًا ؕ﴿۶﴾

رات کا قیام توجہ کو زیادہ جمع کرنے والا اور قرآت ادا کرنے اور اسے سمجھنے میں دن کے قیام کی بنسبت زیادہ بہتر ہے. کیونکہ دن کا وقت لوگوں کے کھلنے, آواز کے شور اور کمائی کا وقت ہے.

5.وَ اذۡکُرِ اسۡمَ رَبِّکَ وَ تَبَتَّلۡ اِلَیۡهِ تَبۡتِیۡلًا ؕ﴿۸﴾

یہ تفعیل کے وزن پر ہے. اس لفظ میں تدریج, تکلف, تعمل, کثرت اور مبالغہ کا معنی پایا جاتا ہے.

6.وَ ذَرۡنِیۡ وَ الۡمُکَذِّبِیۡنَ اُولِی النَّعۡمَۃِ وَ مَہِّلۡہُمۡ قَلِیۡلًا ﴿۱۱﴾

اُولِی النَّعۡمَۃِ کہہ کر کفارکا وصف بیان کیا گیا ہے .یہ ڈانٹنے کے لیے ہے کیونکہ انہوں نے اپنے غرور اور تکبر کی وجہ سے جھٹلایا.

اس میں دھمکی ہےکیونکہ اس رب نے یہ کہا کہ عنقریب ان کی نعمتیں زائل کردے گا اوران کے عیش کو ختم کردے گا.

7.اِنَّاۤ اَرۡسَلۡنَاۤ اِلَیۡکُمۡ رَسُوۡلًا ۬ۙ شَاہِدًا عَلَیۡکُمۡ کَمَاۤ اَرۡسَلۡنَاۤ اِلٰی فِرۡعَوۡنَ رَسُوۡلًا ﴿۱۵﴾

کفار مکہ کے لیے فرعون اور موسی علیہ السلام کی مثال بیان کی گئی. کیونکہ مکہ والوں اور مصر والوں میں ایک مشترک چیز ہے کہ وہ دونوں غیر اللہ کی عبادت کرتے تھے.

8.اِنَّ رَبَّکَ یَعۡلَمُ اَنَّکَ تَقُوۡمُ اَدۡنٰی مِنۡ ثُلُثَیِ الَّیۡلِ وَ نِصۡفَہٗ وَ ثُلُثَہٗ وَ طَآئِفَۃٌ مِّنَ الَّذِیۡنَ مَعَکَ

.اِنَّ رَبَّکَ یَعۡلَمُ کہہ کر کلام کا آغاز کیا اس لیے کہ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کا مفہوم دیتا ہے. آپ کے قیام کے حق کو پورا کرنے کی وجہ سے جس کا آپ کو حکم دیا گیا تھا.

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھلے دل سے قیام کے لیے اٹھتے اور اہتمام کرتے. کم یا زیادہ مدت میں سے آپ نے لمبی مدت کو اختیار کیا اور یہ رات کے دو تہائی حصہ کے قریب ہے جیساکہ اولو العزم لوگوں کے شایان شان ہوتا ہے.

9.عَلِمَ اَنۡ سَیَکُوۡنُ مِنۡکُمۡ مَّرۡضٰی ۙ وَ اٰخَرُوۡنَ یَضۡرِبُوۡنَ فِی الۡاَرۡضِ یَبۡتَغُوۡنَ مِنۡ فَضۡلِ اللّٰہِ ۙ وَ اٰخَرُوۡنَ یُقَاتِلُوۡنَ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ.

اس آیت میں قیام الیل کی طاقت نہ رکھنے کے تین اسباب بیان کیے گئے ہیں.

کچھ مریض ہوتے ہیں, کچھ دوسرے زمین میں تجارت اور نفع حاصل کرنے کے لیے سفر کررہے ہوتے ہیں. اور بعض اللہ کے راستے میں جہاد کررہے ہوتے ہیں.بعض لوگوں کو لاحق ان اسباب کی وجہ سے پوری امت سے قیام الیل کی فرضیت اٹھا لی گئی.

✧نفل ادا کرتے ہوئے فرائض میں کوتاہی نہیں ہونی چاہئیے۔

10.وَ اسۡتَغۡفِرُوا اللّٰہَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ﴿۲۰﴾

یہ جملہ استغفار کے حکم کی علت بیان کرتا ہے.یعنی اللہ تعالی بہت زیادہ بخشش فرمانے والے اور رحمت کرنے والے ہیں. اس علت کو بیان کرنے کا مقصد استغفار پر ابھارنا اور اس کی ترغیب دلانا ہے.کیونکہ اس میں قبولیت کی امید کی جاتی ہے. اور یہ دو وصف بیان کرنے میں جو دلالت کرتے ہیں کہ اس میں وعدے کی قبولیت کی طرف اشارہ ہے.

✧ العمل بالآیات

1قُمِ الَّیۡلَ اِلَّا قَلِیۡلًا ۙ﴿۲﴾ نِّصۡفَہٗۤ اَوِ انۡقُصۡ مِنۡہُ قَلِیۡلًا ۙ﴿۳﴾ اَوۡ زِدۡ عَلَیۡہِ.

گیارہ رکعت کے قیام کی شدید حرص رکھو.

2. وَ رَتِّلِ الۡقُرۡاٰنَ تَرۡتِیۡلًا

آج کے دن دس آیات کی ٹھہر ٹھہر کر پختہ تجوید کے ساتھ تلاوت کریں.

3.فَاتَّخِذۡہُ وَکِیۡلًا ﴿۹﴾

دعا پڑھیے حَسْبی اللہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل

4.اِنَّ رَبَّکَ یَعۡلَمُ اَنَّکَ تَقُوۡمُ اَدۡنٰی مِنۡ ثُلُثَیِ الَّیۡلِ

آج کی رات تہجد پڑھنے کی خوب خواہش کریں چاہے تین رکعت ہی پڑھیں.

5. وَ اَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ

پانچوں نمازیں باجماعت ادا کریں.

التوجیہات

▪قُمِ الَّیۡلَ اِلَّا قَلِیۡلًا ۙ﴿۲﴾نِّصۡفَہٗۤ اَوِ انۡقُصۡ مِنۡہُ قَلِیۡلًا ۙ﴿۳﴾اَوۡ زِدۡ عَلَیۡہِ.

ہر وقت اللہ تعالی سے تعلق قائم رکھنے کی شدید حرص رکھنا.

▪ وَ اصۡبِرۡ عَلٰی مَا یَقُوۡلُوۡنَ وَ اہۡجُرۡہُمۡ ہَجۡرًا جَمِیۡلًا ﴿۱۰﴾

تکالیف پر صبر کرنا

ہَجۡرًا جَمِیۡلًا اس طرح کسی چیز کو چھوڑنا کہ اس میں اذیت نہ ہو, ساتھ ہوتے ہوئے بھی الگ ہونا, لوگوں کے درمیان رہتے ہوئے ان کی برائی چھوڑنا.

▪یَوۡمَ تَرۡجُفُ الۡاَرۡضُ وَ الۡجِبَالُ وَ کَانَتِ الۡجِبَالُ کَثِیۡبًا مَّہِیۡلًا ﴿۱۴﴾

قیامت کے دن کی ہولناکیوں کا بیان.

▪عَلِمَ اَنۡ لَّنۡ تُحۡصُوۡہُ فَتَابَ عَلَیۡکُمۡ

اللہ کا اپنے بندوں پر آسانی اور رحمت کرنا.

▫جوانی میں عبادت کرنا پیغمبروں کا شیوہ ہے.

سورۃ المدثر

مکی سورۃ ہے,56 آیات, 2 رکوع ہیں.

اس سورۃ کا نام المدثر ہے کیونکہ اللہ تعالی نے اس سورۃ کا آغاز اسی صفت کے ساتھ پکارنے سے کیا گیا ہے.

المدثر اس کے تین معنی کیے گئے ہیں. کپڑا لپیٹنا والا ,نبوت اور اس کی ذمہ داریوں کو اوڑھے, ایک احتمال یہ بھی ہے اپنی تبلیغ کو خفیہ رکھنے والے اس کو کھلم کھلا کردو.

استاف ممبر

اکیڈمک ڈپارٹمنٹ

(کراچی ریجن)